فتاویٰ رشیدیہ (کامل)

مبوّب بطرزِ جدید

حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی ۱

صفحہ	عنوان
۲۸۵	میت کو قبر میں کیسے لٹایا جائے
۲۹۰	قبر میں دفن کرتے وقت بیری کی لکڑی رکھنا۔
۲۹۱	ولی کی اجازت کے بغیر جنازہ سے جانا۔
	ملفوظات
۲۹۱	شیعہ کی تجہیز و تکفین سنی کیسے کریں
۲۹۱	زمین غیر وقف میں میت کے استخواں بوسیدہ ہو کر مٹی ہو جاویں تو اس پر زراعت و بناء کا حکم۔
	مسائل منثورہ
۱۹۱	انجمن حمایت الاسلام لاہور کی کتابوں کا مرکز
۱۹۲	تقویۃ الایمان و صراط مستقیم
۲۹۳	محمد بن عبد الوہاب نجدی کا مذہب
۲۹۲	وہابی کا عقیدہ
۲۹۳	حبیب حسن واعظ سہارنپوری
۲۹۳	حضرت معاویہ کا یزید کو خلیفہ بنانا
۲۹۳	حضرت معاویہ کا وعدہ حسینؓ سے
۲۹۳	کیا شمر حافظ قرآن تھا۔
	کتاب الطہارت
	طہارت کے مسائل
۲۹۴	غسل و وضو کا بیان
۲۹۴	منی کے مسائل
۲۹۴	سر کے مسح کرنے کا بیان
۲۹۴	استنجے کا بچا ہوا پانی

(جواب) حدیث صحیح ہے کہ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے اگر وہ شخص قابل لعن کا ہے تو لعن اس پر پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے پر رجوع کرتی ہے پس جب تک کسی کا کفر پر مرنا محقق نہ ہو جائے اس پر لعنت نہیں کرنا چاہئے کہ اپنے اوپر عود لعنت کا اندیشہ ہے لہذا یزید کے وہ افعال ناشائستہ ہر چند موجب لعن کے ہیں۔ مگر جس کو محقق اخبار سے اور قرائن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے راضی وخوش تھا اور ان کو مستحسن اور جائز جانتا تھا اور بدون توبہ کے مرگیا تو وہ لعن کے جواز کے قائل ہیں اور مسئلہ یوں ہی ہے اور جو علماء اس میں تردد رکھتے ہیں کہ اول میں وہ مومن تھا اس کے بعد ان افعال کا وہ مستحل تھا یا نہ تھا اور ثابت ہوا یا نہ ہوا۔ تحقیق نہیں ہوا۔ پس بدون تحقیق اس امر کے لعن جائز نہیں لہذا وہ فریق علماء کا بوجہ حدیث منع لعن مسلم کے لعن سے منع کرتے ہیں اور یہ مسئلہ بھی حق ہے پس جواز لعن وعدم جواز کا مدار تاریخ پر ہے اور ہم مقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے کیونکہ اگر جائز ہے تو لعن نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لعن نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب محض مباح ہے اور جو وہ محل نہیں تو خود مبتلا ہونا معصیت کا اچھا نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

شاہ اسمٰعیل شہید کے متعلق رائے

(سوال) جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم جو ہمراہ سید احمد صاحب علیہ الرحمۃ کے شہید ہوئے تھے ان کو مردود کہنا اور بے ایمان کافر کہنا درست ہے یا نہیں اور اگر نادرست ہے تو مردود اور بے ایمان کہنے والے کا کیا حکم ہے اور تقویۃ الایمان جو تصنیف مولانا مرحوم کی ہے) اس کا مطالعہ کرنا اور پڑھنا اور پڑھانا اچھا ہے یا برا۔

(جواب) مولوی محمد اسمٰعیل صلاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی اور بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن وحدیث پر پورا عمل کرنے والے اور خلق اللہ کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حالت میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جس کا ظاہر حال ایسا ہو وہ ولی اللہ اور شہید ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے ان اولیائہ الا المتقون۔ (۱) اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک وبدعت میں لاجواب استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو برا کہتا ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے اگر

(۱) اللہ کے ولی متقیوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔

اپنے جہل سے کوئی اس کتاب کی خوبی نہ سمجھے تو اس کا قصور فہم ہے کتاب اور مؤلف کتاب کی کیا تقصیر بڑے بڑے عالم اہل حق اس کو پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کسی گمراہ نے اس کو برا کہا تو وہ خود ضال ومضل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

شاہ اسمٰعیل شہید کے مختصر حالات

(سوال) مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی جو مستند الوقت شیخ الکل مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے پوتے تھے ان کو مردود اور کافر کہنا اور لعن طعن کرنا صحیح ہے یا نہیں اگر صحیح نہیں ہے تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے اور کتاب تقویۃ الایمان مصنفہ مولانا مرحوم کیسی ہے اس کا پڑھنا اچھا ہے یا برا۔

(جواب) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عالم متقی بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن وحدیث پر پورا پورا عمل کرنے والے اور خلق کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حال میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے جس کا ظاہر حال ایسا ہووے وہ ولی اللہ اور شہید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اولیاءہ الا المتقون کوئی نہیں اولیاء حق تعالیٰ کا سوائے متقیوں کے بموجب اس آیت کے مولوی اسمٰعیل ولی ہوئے اور حسب فحوائے حدیث من قتل فی سبیل اللہ فواق ناقه فقد وجبت له الجنة الحدیث (۱) کے وہ جنتی ہیں سو جو ایسا شخص ہو کہ ظاہر میں ہر روز تقویٰ کے ساتھ رہا اور پھر حق تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا وہ قطعی جنتی ہے اور مخلص ولی ہے ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مقبول کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے من عادلی ولیا فقد آذنته بالحرب جس نے عداوت کی میرے ولی سے سو میری طرف سے اس کو اعلام لڑائی کا ہے تو گویا خدائے تعالیٰ سے وہ مقابل ہوا پس دیکھو جس کو خدائے تعالیٰ اپنے سے لڑائی کرنے والا فرمائے وہ کون ہوتا ہے۔ بہرحال ایسے عالم مقبول کو مردود کہنے والا بالضرور سخت فاسق ہے تمام ائمہ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور قریب کفر کے حق تعالیٰ ایسے بدزبانوں فاسقوں بدعتیوں کو ہدایت کرے اور حق یہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب سے اہل بدعت کو اس واسطے عداوت ہے کہ انہوں نے بدعات کو خوب ظاہر کرکے قلع قمع کیا ہے اہل بدعت کے بازار کو بے رونق کردیا اس واسطے اس

(۱) جس نے اللہ کی راہ میں اونٹنی کا دودھ دوہے جانے کے وقت کے برابر بھی جنگ کی وہ جنت میں داخل ہوا۔

صاحب سنت سے یہ لوگ بدعتی ناخوش ہو گئے اور سب وشتم کرنے لگے جیسا روافض صاحب سنت اور شیخین رضی اللہ عنہما سے عداوت کر کے طعن کرتے ہیں بہر حال یہ لوگ مولوی اسمٰعیل کے طعن کرنے والے ملعون ہیں۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے وہ لعنت کرنیوالے پر عود کرتی ہے اگر لعنت کیا گیا قابل لعنت کے نہ ہو اور معلوم ہو چکا کہ مولوی اسمٰعیل شہید ولی مہبط رحمۃ حق تعالیٰ کے ہیں تو بالضرور ان کی لعنت کرنے والے پر عود کرتی ہے۔ وہ خود ملعون مطرود الرحمۃ ہوئے واللہ تعالیٰ اعلم اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور وہ رد شرک وبدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اسکے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے خود یا کافر ہے یا فاسق بدعتی ہے اگر اپنے جہل سے کوئی اس کتاب کی خوبی نہ سمجھے تو اس کا قصور فہم ہے کتاب اور مولف کتاب کی کیا تقصیر

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ(۱)

بڑے بڑے اہل حق اس کو پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگر کسی گمراہ نے اس کو برا کہا تو وہ خود ضال ومضل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

شاہ اسمٰعیل شہید کے فتویٰ پر رائے

(سوال) درصورتیکہ بعض افعال شرکیہ کہ دررسالہ تقویۃ الایمان محرر شدہ مثل نذر لغیر اللہ یعنی توشہ وغیرہ وبوسہ دادن قبر وغلاف انداختن بدان دسوگند بنام غیر اللہ ومثل انہا از زید صادر شد پس زید را کافر گفتن وخود ومال اور امباح دانستن ودیگر معاملہ کفار بااو نمودن جائز است یانہ(۲)

(جواب) زید را کافر محض دانستن وبااو معاملہ کفار بمجر دصدور آنچہ درسوال محرراست جائز نیست وہر کہ بااو معاملہ کفار بمجر دصدور افعال مذکورہ نماید گنہگار میشود وآنچہ دررسالہ تقویۃ الایمان محرر شدہ بیانش انیست کہ چنانکہ در حدیث شریف وارد ست کہ ایمان راچند وہفتاد شعبہ دہ ست افضل

(۱) اگر دن کو کوئی شپرہ چشم نہ دیکھے تو اس میں آفتاب کا کیا قصور۔
(۲) ایسی صورت میں کہ بعض افعال شرکیہ کہ رسالہ تقویۃ الایمان میں لکھے ہوئے ہیں۔ جیسے نذر بغیر اللہ یعنی توشہ وغیرہ اور قبر کو بوسہ دینا اور اس پر غلاف ڈالنا اور غیر اللہ کے نام سے قسم کھانا اور اسی کے مثل امور زید کے صادر ہوں تو زید کو کافر کہنا اور اس کے خون ومال کو جائز سمجھنا اور کفار کے مثل دوسرے معاملات اس کے ساتھ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جمیع شعبہ لا الہ الا اللہ وادنی آنہا دور کردن چیزے موذی از راہ ست وہمچنیں در روایت دیگر وارد شدہ کہ حیا شعبہ ایست از ایمان وہم چنیں در روایات متعددہ وارد شدہ کہ صبر وسماحت یعنی علوے ہمت وحسن خلق شعبہائے ایمان ہستند وحالانکہ بسیار دیدہ می شد کہ بعض ازیں امور در بعضے از کفار یافتہ میشود۔ مثلاً بسیارے از کفار صاحب حیا ہم شوند وبسیارے از ایشان خوش خلق ہم میشود پس بمجرد یافتن حیا مثلاً آن کافر را مومن نتوان گفت وبا او معاملہ مسلمانان نمی تواں کرد۔ آرے ایں قدر البتہ ضرور باید دانست کہ حیاء شعبہ ایست از ایمان وچیزیست کہ نہایت پسندیدہ است نزد حق جل وعلیٰ اگر چہ ایں شخص پسندیدہ نیست زیرا کہ کافرست اما ایں خلق او پسندیدہ ہم چنیں وقتیکہ شرک مقابل ایمان ست پس لابد اورا ہم ایں قدر شعبہا باشد پس چنانکہ زید را بمجرد حیا مومن نتواں گفت اگر چہ خلق وحیا را تحسین باید کرد۔ ہم چنین اور ابمجرد سوگند خوردن بنام غیر خدا مشرک نتواں گفت اگر چہ این فعل اوراز فعل شرکیہ باید شمرد وانکار بریں فعل بیش از بیش باید نمود واہانت ایں فعل باید کرد واہانت فاعلاں بالخصوص بباید کرد وزیرا کہ ممکن ست کہ دراں شخص چنانکہ ایں شعبہ شرکیہ یافتہ شدہ بسیارے از شعبہ ہائے ایمان ہم موجود باشد پس بسبب شعبہائے ایمان مقبول عند اللہ گردد گو ایں فعل او مردود باشد وایں تفصیل ملحوظ باید داشت مادامیکہ فاعل آں مقابلہ شرع شریف بے پردہ نمودہ باشد اما وقتیکہ رد شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰت واکمل التحیات والتسلیمات الزاکیات نماید مثلاً بگوید کہ اورا با شریعت ہیچ کار نیست یا بگوید کہ فلاں کار البتہ خواہد کرد خواہ محمد رسول اللہ ﷺ راضی شوند یا ناخوش یا بگوید ممنوعیت ایں فعل در شرع است اما شرع برائے او نیست بلکہ برائے دیگران ست مذہب او طریقت ست نہ شریعت پس آں وقت کافر مطلق می شود ہمہ شعبہائے ایمان کہ در او موجود باشد برباد گردد در غضب الٰہی گرفتار می شود۔(۱) اعاذنا اللہ.

---

(۱) زید کو کافر جاننا اور اس کے ساتھ بمجرد ان باتوں کے صادر ہونے کے جو سوال میں درج ہیں کفار کے جیسا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے اور جو شخص اس کے ساتھ بمجرد ان افعال مذکورہ کے صادر ہونے کے کفار کے جیسا معاملہ کرے وہ گنہگار ہوگا اور جو کچھ رسالہ تقویۃ الایمان میں لکھا گیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایمان کے ۷۰ ستر اور پر کچھ شاخیں ہیں اور تمام شاخوں میں افضل لا الہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ اس کا کسی موذی چیز کا راستہ سے دور کر دینا ہے اور اسی طرح دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے اور اسی طرح متعدد روایات میں وارد ہوا ہے کہ صبر اور جواں مردی یعنی بلند ہمتی اور حسن اخلاق ایمان کے شعبے ہیں اور حالانکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ان امور میں سے بعض کفار میں بھی پائے جاتے ہیں مثلاً بہت سے کفار صاحب حیاء بھی ہوتے ہیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

وسائر المسلمین من غضب اللہ وغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کتبہ محمد اسمٰعیل مصنف تقویۃ الایمان عفی عنہ محمد اسمٰعیل دہلوی۔

درشاہجہاں آباد محررہ دوازدہم جمادی الاولیٰ ۱۲۴۰ھ تمام شد۔(۱)

(جواب) جواب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کا نہایت صحیح ہے کہ افعال شرکیہ بعض ایسے ہیں کہ شرک محض ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ لوگ ان کو کرتے ہیں اور تاویل ہوسکتی ہے پس پہلی قسم جیسا سجدہ بت کو کرنا زنار ڈالنا ان امور سے مشرک ہوجاتا ہے اور دوسری قسم کے افعال سے کبیرہ گناہ ہوتا ہے۔ خروج عن الاسلام نہیں ہوتا کیونکہ بعض شرک اصل شرک ہے اور بعض کم کہ شرک دون شرک کہتے ہیں تو دوسرے درجہ کے شرک حقیقۃً شرک نہیں مثلاً قسم بغیر اللہ کو شرک فرمایا اور ریا کو شرک فرمایا اور تسمیہ بغیر اللہ کو شرک فرمایا چونکہ یہ افعال صورۃً شرک ہیں ان کو شرک فرمادیا ہے ان کے کرنے سے مشرک حقیقی نہیں ہوتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ رشید احمد ۱۳۰۱ھ۔

(بقیہ حاشیہ) ان میں سے بہت سے خلیق بھی ہوتے ہیں پس مجرد اس کافر میں حیا کو پانے کے مومن نہیں کہہ سکتے ہیں نہ اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرسکتے ہیں البتہ اتنا ضرور جاننا چاہئے کہ حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے اور نہایت پسندیدہ چیز ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگرچہ یہ شخص پسندیدہ نہیں ہے اس لئے کہ کافر ہے لیکن اس کی یہ عادت پسندیدہ ہے اسی طرح جس وقت کہ شرک ایمان کے بمقابل میں ہے تو ضرور ہے کہ اس کے بھی اسی قدر شاخیں ہوں گی اسی طرح اس کو مجرد وغیر خدا کی قسم کھانے کے مشرک نہیں کہہ سکتے اگرچہ اس کے اس فعل کو افعال شرک سے سمجھنا چاہئے اور اس پر اعتراض زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے اور اس فعل کی اہانت کرنا چاہئے اور اس کے کرنے والے کی اہانت خصوصیت سے کرنی چاہئے کیونکہ ممکن ہے کہ جس طرح اس شخص میں یہ شعبہ شرکیہ پایا جاتا ہو بہت سے شعبۂ ہائے ایمان بھی موجود ہوں پس وہ بسبب ایمان کے شعبوں کے اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہوگا اگرچہ اس کا یہ فعل مردود ہوگا اور اس تفصیل کا یہ خیال رکھنا چاہئے کہ یہ اس وقت تک ہے جب تک کہ اس کا کرنے والا شرع شریف کا مقابلہ علانیہ نہ کیا ہو لیکن اگر وہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات والتسلیمات الزاکیات کی رد کرنے لگے مثلاً یہ کہے کہ اس کو شریعت سے کوئی تعلق نہیں یا یہ کہے کہ وہ فلاں کام ضرور کرے گا خواہ محمد ﷺ راضی ہوں یا ناراض یا یہ کہے کہ اس فعل کی ممانعت تو شرع میں ہے لیکن شرع اس کے لئے نہیں ہے بلکہ دوسروں کے لئے ہے۔ اس کا مذہب طریقت ہے نہ کہ شریعت تو اس وقت وہ کافر مطلق ہوگا۔ ایمان کے تمام شعبے جو اس میں موجود ہوں گے برباد ہوجائیں گے۔ اور وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوجائے گا۔ فتاویٰ عزیزی جلد دوم ص ۱۰۴۔ سوال:۔ قبر کے طواف کرنے والے کو کافر کہا جائے گا یا نہیں جواب:۔ صلحاء اور اولیاء کی قبروں کا طواف کرنا بلاشبہ بدعت ہے اس لئے کہ زمانہ سابق میں نہ تھا لیکن اب اختلاف ہے کہ یہ بدعت حرام ہے یا مباح بعض کتب فقہ میں مباح لکھتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ مباح نہیں ہے اس لئے کہ بت پرستوں سے مشابہت لازم آتی ہے اس لئے کہ وہ بھی بتوں کے اطراف یہی عمل کرتے ہیں ونیز طواف شرع میں محض کعبہ کے لئے وارد ہوا ہے اور بزرگ کی قبر کو کعبہ کے مشابہ کرنا بہتر نہیں ہے۔ لیکن جو شخص یہ عمل کرے اس کو کافر کہنا اور دائرہ اسلام سے خارج کرنا بہت ہی برا اور غیر پسندیدہ کام ہے اور اسی طرح کافر بنانے والے کو کافر بنانا بہت ہی برا ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو اپنے رسول اللہ کے غضب سے پناہ میں رکھے۔

کتاب تقویۃ الایمان کے متعلق رائے

(سوال) کتاب تقویۃ الایمان کیسی کتاب ہے اس کو اچھا سمجھنا اور اس کا درس کرنا اور اس پر عمل کرنا کیسا ہے اور مولانا محمد اسحٰق صاحب کو برا سمجھنا اور ان کو کافر و مردود بتانا اور حقیر سمجھنا کیسا ہے اگر کسی کے ماں باپ نماز جماعت و وعظ سننے کو منع کریں تو اس کو چھوڑ دے یا ان کے کہنے کو رد کرے مجھ عاجز کے واسطے دعا کیجئے مجھ کو کوئی دعا تعلیم فرمائیے جس کے ورد سے وسواس ہونا دور ہوں اور اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو اور عشق حضرت رسول اللہ ﷺ کا نصیب ہو۔ آپ سے اللہ واسطے عرض کرتا ہوں۔ فقط والسلام۔

(جواب) کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پورا اس میں ہے اس کا مولف ایک مقبول بندہ تھا۔ اور مولانا محمد اسحٰق دہلوی ولی کامل محدث و فقیہ عمدہ مقبولین حق تعالیٰ کے تھے جو کوئی ان دونوں کو کافر یا بد جانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے اور اگر کسی کا باپ یا والد نماز جماعت سے منع کرے یا وعظ سننے سے کسی عالم مقبول متدین کے منع کرے تو قول والدین کا ہرگز نہ مانے بلکہ ان کاموں کو کرتا رہے اور دفع وسوسہ شیطانی کے واسطے لاحول اور استغفار پڑھا کرو۔ فقط السلام۔

تقویۃ الایمان کے بعض جملوں کی تشریح

(سوال) تقویۃ الایمان کے صفحہ۱۴ میں ہے (یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے) اس عبارت کے مضمون کا کیا مطلب ہے مولانا علیہ الرحمۃ نے کیا مراد لیا ہے۔

(جواب) اس عبارت سے مراد حق تعالیٰ کی بے نہایت بڑائی ظاہر کرنا ہے کہ اس کی سب مخلوقات اگرچہ کسی درجہ کی ہو اس سے کچھ مناسبت نہیں رکھتی، کمہار لوٹا مٹی کا بناوے اگرچہ خوبصورت پسندیدہ ہو اس کو احتیاط سے رکھے مگر توڑنے کا بھی مختار ہے اور کوئی مساوات کسی وجہ سے لوٹے کو کمہار سے نہیں ہوتی۔ پس حق تعالیٰ کی ذات پاک جو خالص محض قدرت سے اس کے ساتھ کیا نسبت و درجہ کسی خلق کا ہوسکتا ہے چمار کو شہنشاہ دنیا سے اولاد آدم ہونے میں مناسبت و مساوات ہے اور شہنشاہ نہ خالق و رازق چمار کا ہے تو چمار کو تو شہنشاہ سے مساوات بعض وجوہ سے ہے بھی مگر حق تعالیٰ کے ساتھ اس قدر بھی مناسبت کسی کو نہیں کہ کوئی عزت برابری کی نہیں ہوسکتی۔ فخر عالم علیہ السلام باوجودیکہ تمام مخلوق سے برتر و معزز و بے نہایت عزیز ہیں۔ کہ کوئی مثل ان کے نہ ہوا نہ ہوگا مگر حق تعالیٰ کی ذات پاک کے مقابلہ میں وہ بھی بندہ مخلوق ہیں تو یہ سب حق ہے مگر کم فہم اپنی کجی فہم سے اعتراض بیہودہ کر کے شان حق تعالیٰ کو گھٹاتے ہیں اور اس کا نام حب رسول اللہ ﷺ رکھتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

تقویۃ الایمان کے مسائل

(سوال) تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں یا کل اس کے مسائل صحیح اور علماء دین کو مقبول ہیں اور ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب شہید نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے روبرو بعض مسائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی ہے آپ نے بھی کہیں یہ بات سنی ہے یا محض افتراء ہے اور جو مولانا مرحوم کا معتقد نہ ہو اور ان کو خوش عقیدہ اور بزرگ نہ جانے وہ بدعتی اور فاسق ہے یا نہیں اور مولوی صاحب شہید مقلد تھے یا عامل بالحدیث اور اگر مقلد تھے تو کون سے امام کے حنفی تو شاید نہ ہوں چونکہ سنا ہے کہ رفع یدین اور آمین بالجہر کرتے تھے اور اکثر غیر مقلد مولانا موصوف کو عامل بالحدیث بتاتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو زیادہ مانتے ہیں اور انہیں کے قول کو زیادہ سند میں لاتے ہیں بہ نسبت اور علماء کے اور انہیں کو اپنے زمانے کا

مجتہد بتاتے ہیں حالانکہ اس زمانہ میں اور بہت سے علماء عظام موجود تھے اور انہیں کو اکثر موقع پر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ترجیح دیتے ہیں اور اکثر مسائل حضرت شاہ صاحب کے نہیں مانتے اور ان کے کل مسائل مقبول جانتے ہیں۔ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب مقلد نہیں تھے۔عامل بالحدیث تھے۔اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ نہیں مقلد تھے غیر مقلد ہرگز نہیں تھے بعض کہتے ہیں کہ ان کو مرتبہ اجتہاد کا تھا اس وجہ سے انہوں نے تقلید نہیں کی اس کا خلاصہ حال جو ہو تحریر فرمادیجئے اور مولوی صاحب کے عقیدے میں اور محمد بن عبدالوہاب کے عقیدہ میں کچھ فرق تھا یا یہ دونوں صاحب ایک ہی مسلک کے ہیں اور حضرت سید صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کہ جو ان کے مرشد ہیں یہ بھی عالم اور مقلد تھے یا نہیں اور حضرت سید صاحب کے خلفاء میں اور بھی کوئی ان سے زیادہ لائق خلیفہ ہوا یا سب سے زیادہ سربرآوردہ یہی حضرت تھے اور جو مسائل تقویۃ الایمان میں مختلف ہیں ان پر عمل کرے یا نہ کرے اور مولوی صاحب موصوف سے سلسلہ صوفیت کے نہ چلنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ مولوی صاحب خود سید صاحب سے بیعت ہوئے ہیں اور ان سے بھی آدمی غالباً مرید ہوئے ہوں گے اور مولوی صاحب ممدوح علماء میں شمار کئے گئے ہیں یا صوفیہ ہیں۔

(جواب) بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں اگرچہ بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے اور توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے محض افترا اہل بدعت کا ہے اور اگر ان کو بزرگ نہ جانے جھوٹے حالات ان کے سن کر تو معذور ہے اور اگر کتاب کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے تو وہ مبتدع فاسق ہے اور وہ یہ فرماتے تھے کہ جب تک حدیث صحیح غیر منسوخ ملے اس پر عامل ہوں ورنہ ابوحنیفہ کی رائے کا مقلد ہوں اور سید صاحب کا بھی یہی مشرب تھا اور محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کا مجھ کو مفصل حال معلوم نہیں اور نہ خلفاء سید صاحب کا اور مولوی اسمٰعیل صاحب وعظ رد بدعت میں مصروف رہے پھر جہاد میں جا کر شہید ہو گئے سلسلہ بیعت کا کہاں جاری کرتے اور تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے فقط۔

تذکیر الاخوان کے عبارت کی تشریح

(سوال) ''تذکیرالاخوان کے صفحہ ۵ میں ہے کہ فرمایا اللہ صاحب نے سورہ آل عمران (۱) میں اور

---

(۱) آل عمران آیت ۱۰۶،۱۰۵۔

مت ہوان کی طرح جو علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد ان کے کہ پہنچ چکے ان کو صاف حکم اور ان کے واسطے بڑا عذاب ہے جس دن سفید ہوں گے بعض منہ اور سیاہ ہوں گے بعض منہ سو وہ سیاہ ہوئے منہ ان کے کیا تم کافر ہو گئے ایمان میں آکر اب چکھو عذاب بدلا اس کفر کرنے کا۔" اس کے فائدے میں ہے کہ "بہت گروہ فرقہ فرقہ ہو گئے چنانچہ یہود و نصاریٰ بہتر بہتر فرقہ ہو گئے اور پھر آگے تحریر فرماتے ہیں۔" "پھر ان میں کوئی قادری کوئی نقش بندی کوئی چشتی ہے الخ" اور صفحے میں فرماتے ہیں۔ "پھر کسی نے خود کو چشتی مقرر کیا کسی نے قادری کسی نے نقش بندی کسی نے سہروردی کسی نے رفائی ٹھہرالیا الخ۔" تو اس جگہ پر یہ شبہ واقع ہوتا ہے کہ ان خاندانوں کو ان فرقوں میں شامل جو فرمایا تو اس کی کیا وجہ ہے اور یہ مضمون صحیح ہے یا غلط۔

(جواب) مراد یہ ہے کہ فرقہ فرقہ جدا ہونا باعتبار عقائد و اعمال کے بدعت ہے جیسا روافض و خوارج عقائد میں اپنے اہواء سے مختلف ہو گئے ہیں تو اسی طرح اس زمانے کے قادری چشتی مثلاً اپنے اپنے عقائد مبتدعہ میں اور اعمال ناجائز میں مختلف ہو کر ہر ایک نے خلاف شرع کو اپنا طریقہ مقرر کر لیا ہے کہ اگر عالم ان کو کسی عقیدہ باطلہ مبتدعہ سے یا کسی عمل غیر مشروع سے منع کرے تو کہتے ہیں کہ ہم قادری ہیں ہم کو جس طرح اپنے بزرگوں سے پہنچا اس کو ہی حق جانتے ہیں اور یہ بالکل غلط ہے کیونکہ عقائد و اعمال سب بزرگان دین کے موافق سنت کے تھے ان لوگوں نے احداث بدعات کیا ہے پس ایسے اہل طریقہ کو وہ مثل بہتر فرقے کے فرماتے ہیں۔ نہ اہل اللہ لوگوں کو جو ان خاندان کے مقبول متبع سنت ہیں کیونکہ ان کا کوئی فرقہ سوائے اہل سنت کے نہیں اور کوئی امر طریقہ کا خلاف شرع کے نہیں ہے خود ایک ہی فرقہ ہے فقط نام ہر ایک کا جدا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مراقبہ کا حکم

(سوال) تصور کرنا اولیاء اللہ کا مراقبہ میں کیسا ہے اور یہ جاننا کہ جب ہم ان کا تصور باندھتے ہیں تو وہ ہمارے پاس موجود ہو جاتے ہیں اور ہم کو معلوم ہو جاتے ہیں ایسا اعتقاد کرنا کیسا ہے۔

(جواب) ایسا تصور درست نہیں۔ اس میں اندیشہ شرک کا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم